از حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

تعارف تبصرہ کتب

کتاب: اسلام کا نظامِ سیاست وحکومت تالیف: مولانا عبدالباقی حقانی

مترجم: مولانا سید الامین انور حقانی ومولانا شکیل احمد حقانی ضخامت: جلد اول (۷۱۶) جلد دوم (۸۳۲)

قیمت: درج نہیں۔ ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرۃ خالق آباد نوشہرہ

الحمدلحضرۃ الجلالۃ والصلوۃ والسلام علی خاتم الرسالۃ. اما بعد:

اسلام ایک مکمل اور کامل ضابطہ حیات ہے اس میں دنیا اور آخرت کی نجات اور فلاح موجود ہے۔ اسلام دنیا وآخرت کے معاملات کے ہر پہلو پر ہماری رہنمائی کرتا ہے اور زندگی ۔ کے کسی بھی زاویہ کو تشنہ نہیں چھوڑا جس میں اسلام کا کوئی ضابطہ یا اصول نہ ہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"ان الدین عنداللہ الإسلام " یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور مختار دین اسلام ہی ہے"

دین کا انحصار اسلام میں کیا گیا ہے جیسا کہ اس جملہ کی ترکیب سے معلوم ہو رہا ہے دوسری جگہ ارشاد ہے:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الإسلام دینا

"حضور ﷺ خاتم النبیین اور اللہ کے آخری پیغمبر ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آ سکتا۔

جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: **ما کان محمدابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین**

"جب آپ اللہ کے آخری نبی مبعوث کئے گئے اور ان کا دین اسلام ہے تو اس سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ جس طرح قیامت تک کوئی پیغمبر نہیں آ سکتا اسی طرح کوئی اور دین بھی نہیں آ سکتا۔ اب اگر دین قیامت تک آنے والے مسائل کا حل پیش نہ کر سکے تو پھر اسلام اور اسلامی نظام کے مخالفین کا یہ دعویٰ درست ثابت ہوگا اور ان کا یہ اعتراض صحیح تصور کیا جائے گا کہ اسلام انسانی مسائل کا حل پیش نہیں کر سکتا اور اسلام زمانے کے احوال وظروف کے مطابق نہیں حالانکہ یہ اعتراض سراسر جہالت' لاعلمی اور کج فہمی پر مبنی ہے۔ اسلام میں ہمارے تمام مسائل اور مشکلات کا حل موجود ہے۔

انسان کے جتنے بھی مجموعی مسائل ہیں یا انفرادی ان تمام میں اسلام کا ایک فریم ورک موجود ہے' سیاسیات ہوں یا اقتصادیات معاشی مسائل ہوں یا امور مملکت' فرد کے انفرادی مسائل ہوں یا اجتماعی ومعاشرتی۔

الغرض زندگی کے ہر میدان میں اسلام ہمیں رہنما اصول فراہم کرتا ہے جس کی روشنی میں ہم اپنی زندگی بہترین انداز میں گذار سکتے ہیں اور اسلام کی موجودگی میں دوسرے کسی نظام یا ازم کی ضرورت نہیں اسلام کا دامن بہت وسیع اور کشادہ ہے اس کی موجودگی میں نہ کیمونزم کی ضرورت ہے نہ سوشلزم یا کیپٹل ازم کی جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا ہے اور پھر بھی اپنے معاشی مسائل کا حل ان خود ساختہ نظاموں میں تلاش کرتا ہے تو وہ شخص کج فہمی ہے۔

بقول علامہ اقبالؒ : ۔ تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا ورنہ گلشن میں علاج تنگیٔ داماں بھی ہے

کسی حکومت یا ریاست کے لئے جو اہم شعبہ جات درکار ہیں اور اس کے لئے جس طریق کار کی ضرورت ہے اسلام کے دائرہ کے اندر اس کے لئے اصول وضوابط موجود ہیں کسی ملک کا دفاعی نظام عدالتی نظام اقتصادی نظام دیگر انتظامی امور یا دفتری معاملات اور اس طرح ریاست کے دوسرے امور اسلام کی روشنی میں ان کا جو تصور ہے وہ دوسرے نظاموں میں موجود نہیں اور اسلام نے اس کے لئے جو شفاف ترین طریقہ وضع کیا ہے وہ دوسرے کسی بھی نظام میں موجود نہیں۔

زیر تبصرہ کتاب میں ہمارے فاضل محترم حضرت مولانا عبدالباقی حقانی زیدہ مجدہ نے ہزارہا صفحات اور سینکڑوں کتابوں کا نچوڑ اور عصیر پیش کیا ہے۔ اور میرے خیال میں پشتو زبان میں (یہ کتاب اصالۃً پشتو زبان میں مکمل کی گئی ہے) اس موضوع پر اتنا جامع کام نہیں کیا گیا ہے اور اس کتاب میں فاضل محترم نے جن موضوعات کو مطرح فکر اور مطمح نظر بنایا ہے وہ انتہائی اہم ہے۔ یعنی شرعی سیاست اور حکومت و ادارہ کے متعلق جتنے بھی محتومات ہیں ان پر قرآن و حدیث آثار صحابہ کرامؓ سے استدلال کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس زیر بحث کتاب میں اسلامی سیاست کی اہمیت اسلامی حکومت کی تاسیس کی ضرورت اور جو حضرات اس حکومت کے مسؤلین اور کارپردازان ہیں انکی صفات متعین کی گئی ہیں اور ان کیلئے اصول وضوابط متعین کئے گئے ہیں۔ یعنی اسلام نے ان کیلئے جو اصول متعین کئے ہیں وہ بیان کئے گئے ہیں تو جو لوگ حکومت یا ریاست کے کسی بھی ادارے سے تعلق رکھتے ہیں ان کیلئے اس کتاب کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے۔

یہ اشاعت کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے جس میں فاضل مرتب نے دو چند اور سہ چند اضافہ کیا ہے جس کی وجہ سے یہ کتاب اپنے موضوع اور اپنے عنوان کے حوالے سے ایک عظیم دائرۃ المعارف اور انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ فاضل محترم مولانا عبدالباقی حقانی کی یہ کوشش اور محنت انتہائی قابل قدر ہے کہ موضوع کے متعلق کسی بھی حوالہ کو نہیں چھوڑا اور سینکڑوں معتبر کتابوں کے حوالہ جات سے کتاب کو مزید محقق اور موفق کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ متقدمین و متاخرین اکابر علماء کے اقوال اور آراء اس انداز میں جمع کئے ہیں جس سے ایک خوبصورت اور ایک جامع مرقع سامنے آیا ہے۔ ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند

میرے دل میں مدتوں یہ آرزو اور یہ تمنا انگڑائی لیتی رہی کہ اس موضوع پر ٹھوس جامع اور مضبوط کام ہونا چاہیے اور ایسا تحقیقی مواد جمع ہونا چاہیے جس سے مخالفین اور معترضین کے بیہودہ سوالات اور دور دراز کار اعتراضات کا ازالہ

ہو سکے کیونکہ وہ لوگ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اسلام میں مسائل کا حل موجود نہیں اور اسلام ریاست کا کام نہیں چلا سکتا۔ان کے نزدیک اسلام صرف چند عبادات کے مجموعے کا نام ہے اور ذات کی اخلاقی اصلاح و تربیت کر سکتا ہے۔ باقی ریاست اور سیاست سے اس کا کوئی تعلق اور رشتہ نہیں۔الحمدللہ آج میری آرزو اور میری تمنا جامعہ حقانیہ کے فاضل اور قابل فخر فرزند مولانا عبدالباقی حقانی نے پوری کر دی۔

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالیٰ نے ان کو تنہا ایسے عظیم کام کی توفیق بخشی جو مستقل ادارے اور ایک اکیڈیمی کا کام تھا۔اس ضخیم کتاب میں معترضین اور مخالفین کے اس اعتراض کا ایک ٹھوس اور مسکت جواب موجود ہے۔چونکہ فاضل مولف خود بھی طالبان دور حکومت میں افغانستان میں اہم ریاستی اور حکومتی مناصب پر فائز رہ چکے ہیں تو انہوں نے اپنے تجربے کی روشنی میں یہ کتاب مرتب کی ہے اور عملی طور پر درپیش مشکلات کا مداوا بھی پیش کیا ہے۔خوشی کی بات یہ ہے کہ اس اہم اور ضخیم کتاب کا اردو میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ پہلے حصے کے ترجمہ کی سعادت جامعہ حقانیہ کے فاضل سید الامین انور حقانی کے حصہ میں آئی' جبکہ دوسرے حصے کے ترجمہ کا شرف بھی حقانی فاضل مولانا شکیل احمد کو ملا۔اللہ تعالیٰ ان فضلاء کے علم و عمل اور عمر میں برکت دے کہ ان کی توجہ اس اہم اور مہتم بالشان امر کی طرف مبذول ہوئی۔

اسی طرح ضرورت ہے کہ اس کتاب کا انگریزی' فارسی اور عربی زبانوں میں ترجمہ کرایا جائے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ بھی اس سے مستفیض ہو سکے۔

میں آخر میں اپنے برادر محترم اور قابل قدر فاضل مولانا عبدالباقی حقانی زید مجدہ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں' جنہوں نے وقت کی اہم ضرورت' کو محسوس کرتے ہوئے یہ عظیم کتاب مرتب کی اور اس پر مستزاد شکریہ اللہ جل شانہ کے اس انعام پر کہ یہ توفیق حقانیہ کے ایک فرزند کے حصہ میں آئی۔اس سے پہلے فاضل محترم نے ''حفظ الاسرار بتعلیم سید الابرار ﷺ '' کے عنوان پر وقت کے اہم اور حساس موضوع ''تحفظ راز'' کے متعلق کتاب ترتیب دی ہے جس کی افادیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک سال کے مختصر عرصہ میں اس کے چار ایڈیشن نکلے یہ کتاب بھی دراصل پشتو زبان میں ہے۔اب اس کا اردو ترجمہ شائع ہوا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فاضل محترم مولانا عبدالباقی کو مزید توفیق سے نوازے کہ وقتاً فوقتاً اس قسم کے قیمتی موتیوں سے علمی دنیا کے دامن بھرتا رہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین